RECAP:

عبادت کا تیسرا معنیٰ: خضوع: آخری قسم: انسان کسی کے سامنے خضوع کرے خدا کے حکم پر عمل کرتے ہوئے

(مثال: اوسیاء، انبیاء، ہر وہ چیز جس کی خدا کے ساتھ نسبت ہے کہ سامنے خضوع)

یہ جائز، اور ثواب اور (بعض قطعا) شعائر اللہ کا مصداق ہیں ۔

ائمہ (علیہ السلام) اور انبیاء سے توسل اور ان کو شفیع قرار دینا

ایک ضمنی گفتگو:توسّل: ائمہ (علیہ السلام) اور انبیاء سے توسل اور ان کو شفیع قرار دینا خدا کے اذن سے:

توسل سے حد ایمان سے خارج نہیں ہوتے: توسل غیر اللہ کی عبادت نہیں ہے جو خدا کے لئے مخصوص ہے: جیسے سورہ بنی اسرائیلمیں ہے: 'عبادت صرف اور صرف خدا کے لئے ہے'

رسول ص کا توسل و تعظیم: ہر مسلمان ایمان رکھتا ہے اور جانتا ہے ، اہل سنت کی معتبر کتابوں میں آیا، معتبر سند سے اہل سنت میں ثابت ہے:

- رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) حجر اسود کی تعظیم اور بوسہ لیتے تھے
- شھداء کی قبور کی تعظیم اور ان کو پکارتے تھے

صحابہ اورتابعین[1] کا توسل و تعظیم: صحابہ اور تابعین کی سیرت خلف عن سلف (ہر دور میں) اسی انداز سے کہ وہ لوگ نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی قبر کی زیارت کرتے، متبرّک ہوتے، بوسہ لیتے، شفیع قرار دیتے: انتقال کے قبل اور بعد بھی۔

[1] صحابی: جس نے رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) کے زمانے کو درک کیا، تابعین : صحابی کے بعد آنے والے

- اولیاء و صالحین کی قبور پر جا کر زیارت سلام کرنا سلام پھیرنا مسلمانوں میں رائج تھا

(ملاحظہ:اصحاب اور تابعین کی بات اس لئے کیونکہ اھل سنت سے خطاب ہے اور ان کے نزدیق اصحاب معتبر ہیں ان کا قول حجت ہے ،ورنہ ہمارے ہاں اھل بیت (علیہ السلام) کے اقوال کے ذیل میں یہ مسلم ہے)

وھابی افکار کا آغاز:

یہاں تک کے دور آیا احمد بن عبدالحلیم بن عبد السلام بن عبدللہ بن تیمیہ (معروف ب ابن تیمیہ)

اس نے حرام قرار دیا:

- قبروں کی زیارت، بوسہ ۔ ہاتھ لگانا، استشفاع (طلب شفاعت) کرنے کو (شدّت کے ساتھ)
- حتّیٰ نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی زیارت کرنا چھونا اور متبرک ہونا کو کبھی شرک اصغر کبھی اکبر سے تعبیر کیا

زیارت کے بارے میں کچھ روایات جو اھل سنت سے آئی ہیں:

ابن تیمیہ کی مخالفت: رسول ص اور اھل قبور کی زیارت:

اس کے بعد اس کے زمانے کے علماء نے مخالفت کی اور ضروریات دین کی مخالفت شمار کی

- کیونکہ رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) کا خود عمل معتبر روایات میں ہے کہ مومنین کی زیارت کرتے تھے۔
- اور رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی اپنی زیارت کے بارے میں الفاظ مسلمانوں نے بیان کئے:

من زَارَنی بعد مَمَاتی کَان کَمَن زَارَنی فی حیاتی

'جو میرے مرنے کے بعد میری زیارت کرتا ہے گویا ایسا ہے جیسے میری زندگی میں میری زیارت کرنے والا ہے'

نقطہ: عبد الوھاب بعد میں آیا پہل ابن تیمیہ نے مسلمانوں کے درمیان یہ افکار پھیلائے جنھیں وھابی افکار کہتے ہیں۔

آج کہ دور مین یہ عقیدہ تیزی سے شائع ہو رہا ہے کہ یہ سب غیر خدا کو پکارنا ہے وغیرہ،

کبھی بھی کثرت حق کی دلیل نہیں ہے بلکہ تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ حق پر ہمیشہ کم لوگ ہوتے تھے

- صحیح مسلم، ابن ماجہ نبیان کی یہ روایت از بریدہ:

رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) اس طرح تعلیم دیتے تھے کہ جب قبرستان جاؤ تو یوں کہو: السّلام علیکم یا اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین انّا انشاءاللہ بکم لاحقون و نسال اللہ لنا و لکم العافیہ

'سلام ہو تم پر اے مومنین اور مسلمانوں ہم بھی تم سے ملاقات کریں گے اور تمھارے لئے اور اپنے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں''

- طبرانی اور بیھقی اپنی سنن میں:

رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) سے ابن عمر: 'جس نے حج کیا اور پھر میری قبر کی زیارت کرے میری وفات کے بعد تو ایسا ہی ہے جیسے میری زندگی میں میری زیارت کی ہے۔'

- بیھقی: رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) : 'جو میری قبر کی زیارت کرتا ہے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے'
- خطیب بغدادی، ابن مساکر: اھل سنت کے مطابق صحیح السند روایت:

'جو بھی کسی کی قبر سے گزرتا ہے جو اسے دنیٰ میں جانتا تھا اب سلام کرتا ہے تو مردا پہچانتا ہے اور جواب دیتا ہے '

- کنز العمّال میں تواتر سے بھی زیادہ تقریبا ۸۰ روایات اس مفھوم کے اوپر بیان ہوئی ہیں۔
- سنن بیھقی: ابو ھریرہ: از رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ):

'جو بھی مجھے سلام کرتا ہے خدا اس سلام کو مجھ تک پہنچاتا ہے یہاں تک کہ میں خود اس سلام کو واپس پلٹاتا ہوں '

- صحیح بخاری از عبداللہ بن عمر: رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) حجر اسود کو بوسا دیا کرتے اس کی زیارت کیا کرتے تھے
- ابن عساکر: نقل کرتا ہے: بیبی زہرا س رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) کی قبر پر آتیں اس کی مٹی کو آنکھوں سے لگاتی تھیں۔

یہ سب بعنوان تعظیم شعائر اللہ ہے: دلیل:

- یہ سب بعنوان عبادت نہیں ہ کیونکہ حجر اسود قابل استثناء نہیں (ایسا تو نہیں ممکن کہ حجر اسود کی عبادت جائز ہو تمام غیر خدا میں) بلکہ بعنوان تعظیم ہے۔
- بوسہ دینا تعظیم ہے اور قران کہتا ہے: وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللہِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ

'جو بھی شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے یہ اس کے تقویٰ کی علامت ہے'

- اور اگر حجر اسود جو (مسلمانوں کے نزدیق) صرف ایک پتھر ہے شعائر اللہ میں سے ہے تو یقینا رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) بھی شعائر اللہ میں سے ہیں۔

۔۔۔اور تعظیمِ شعائر غیرِ خدا کی عبادت نہیں ہے: دلیل:

- ایک طرف خدا کہتا ہے: خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو
- ایک طرف خدا کہتا ہے: شعائر اللہ کی تعظیم کرو

اگر شعائر اللہ کی تعظیم غیر خدا کی عبادت میں شمار ہوتا تو قران مین تزاد لازم آتا (نعوذباللہ)

پس فرق ہے دونوں میں۔

نتیجہ: زیارت قبورِ ائمہ وغیرہ شرک نہیں ہے:

- (شیعہ تعلیمات اہل بیت (علیہ السلام) سے مستفید ہونے کی بدولت مسئلہ بالکل واضح ہے) لیکن خود اھل سنت کے پاس روایات صحیحہ اور اصحاب کی روش موجود ہے۔

لیکن ابن تیمیہ نے اسے حرام کیا اور عبادت غیر خدا کا عنوان دیا

- **شرک کی تعریف**: ذات خدا یا عبادت یا خالقیت و رازقیت میں خدا کے علاوہ کسی کو شریک قرار دے

اور زیارت قبور ائمہ پر جو جاتے ہیں بالا ذیل کے عنوان سے نہیں جاتے، پس اس میں شرک نہیں۔

کوئی شک نہیں کے کوئی بھی مسلمان نبی یا امام کی عبادت نہیں کرتا، تو پھر کہاں سے ان کی قبور کی عبادت کرے گا۔

- عرف کے مطابق یہ سب تعظیم ہے۔

ماں باپ کا ہاتھ چومتے ہیں لوگ، یہ سب تعظیم کے عنوان سے ہے نہ کہ عبادت۔

ہر معاشرے میں کیا جاتا ہے یہ سب بعنوان تعظیم۔

حاکم نیشاپوری اپنی صحیح میں صحیح السند روایت :

رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) بیبی زھرا س کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے ، ان کے ہاتھوں کا بوسا لیا کرتے تھے۔

خلاصہ:

قران کہتا ہے شعائر اللہ کی تعظیم کرو۔

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ) ائمہ (علیہ السلام) اور ان کی قبور شعائر اللہ میں سے ہیں۔

اور بوسہ دینا، متبرک ہونا وغیرہ تعظیم کے عنوان میں آتا ہے۔اور تعظیم عبادت نہیں ہے :

پس یہ سب شرک نہیں ہے۔

شرک ثابت نہیں: اگر آیت نہ بھی ہوتی تو زیادہ سے زیادہ یہ بالفرض (آیت کو نظرانداز کرتے ہوئے) گناہ تو ہو سکتا تھا لیکن چاہے جان بوجھ کر کیا جائے تو بھی شرک ثابت نہیں ہو سکتا ۔

ایک اور بحث: غیر خدا کو سجدہ کرنا:

حرام ہے: مخلوق کے لئے خضوع اگر خدا نے اس سے منع کیا ہو تو جائز نہیں چاہے عبادت کا عنوان نہ صادق آئے۔[2]

اور سجدہ بھی اسی قسم مین آتا ہے۔ کہ سجدہ لغیراللہ جائز نہیں ہے۔

اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ غیر خدا کو سجدہ جائز نہیں ہے۔

٢آیات جو دلالت کرتی ہیں کہ سجدہ خدا کے لئے مخصوص ہے:

- (۴۱:۳۷) لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ

’سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو اور سجدہ کرو خدا کو جس نے ان ساری چیزوں کو خلق کیا ہے۔‘

- (۷۲:۱۸) وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا

’مساجد اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔‘

استدلال:

مساجد کے دو ممکن معنیٰ ہیں:

---

[2] (نقطہ: صرف وہ خضوع عبادت ہے جب بعنوان معبود انسان کسی کے سمانے خاضع ہو جائے)

۱) مسجد کی جمع جو اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے

اگر یہ معنی لیں تو غیر خدا کی عبادت سے منع کے لئے اس سے استفادہ نہیں کر سکتے۔

۲) مساجد السبعہ: وہ ۷ اعضاء جو انسان زمیں پر رکھتا ہے دورانِ سجدہ

۔آغا خوئی کے مطابق یہی ظاهری معنیٰ بھی ہے اور

۔اس پر روایات بھی ہیں۔

استدلال: اگر دوسرا معنی لیں تو آیت کہتی ہے کہ ۷ اعضاء زمین پر رکھنا یعنی سجدا کرنا صرف اللہ سے مخصوص ہے، پس کسی اور کو سجدہ جائز نہیں۔

شیعہ ائمہ (علیہ السلام) کی قبور کو سجدہ نہیں کرتے ہیں:

الزام: شیعہ ائمہ (علیہ السلام) کی قبور کو سجدہ کرتے ہیں یہ بہتان ہے ۔

یہاں تک الزام لگایا گیا کہ قبور کی مٹی کو سجدہ کرتے ہیں شیعہ۔

دفاع: کسی چیز کے اوپر سجدہ کرنا: اس چیز کو سجدہ کرنے سے الگ ہے۔

کیونکہ شیعوں کے نزدیک سجدہ کے لئے شرط ہے کہ یا زمین پر ہو یا ایسی چیز پر ہو جو زمین سے اگتی ہو (اور کھائی یا پہنی نہ جاتی ہو) اسی لئے قالین کپڑا وغیرہ پر سجدہ نہیں کرتے۔